سوال

جب مجھے وسوسہ پیدا ہوا اور میں بیوی کی بات کا وسوسے کے سبب جواب نہ دوں یا پھر اپنے اس اعتقاد کی بنا پر کہ بیوی ہی اس وسوسے کا سبب ہے تو کیا میرا جواب نہ دینا طلاق شمار ہوگا ؟ اور جب میں اس سے عصبیت اور انفعال سے یا متاثر ہو کر بات کروں تو کیا اسے طلاق شمار کیا جائے گا ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

آپ کا بیوی کو جواب نہ دینا طلاق شمار نہیں ہوگا ، اور اسی طرح عصبیت اور انفعال میں کی گئی بات بھی طلاق شمار نہیں ہوگی ۔

جتنا بھی آپ طلاق کے متعلق سوچ لیں یا پھر اپنے آپ سے اندر ہی اندر کہتے رہیں یا عزم کر لیں طلاق اس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک آپ الفاظ کی شکل میں زبان سے ادا نہیں کرتے ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ اللہ تعالی نے میری امت سے اس کے وسوسے ، اور ان کے دل کی بات جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کر لیں یا زبان سے بات نہ کر لیں معاف کر دی ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (6664) صحیح مسلم حدیث نمبر (127) ۔

اہل علم کے ہاں عمل بھی اسی پر ہے کہ جب انسان اپنے دل میں ہی طلاق کی بات کرے اور اسے زبان پر نہ لائے تو وہ کچھ بھی نہیں ۔

بلکہ بعض اہل علم کے ہاں تو وسوسے میں مبتلا شخص کی طلاق واقع ہی نہیں ہوتی چاہے وہ زبان سے بھی طلاق کے الفاظ بول دے ، لیکن اس سے اس کا طلاق دینے کا ارادہ نہ ہو ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

(وسوسے میں مبتلا شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی اگرچہ وہ زبان سے طلاق کے الفاظ ادا کر دے اور اس سے طلاق مقصد نہ ہو ، اس لیے کہ یہ الفاظ وسوسے والے شخص بغیر ارادہ اور قصد کے ادا ہوئے ہیں ، بلکہ وہ اس پر مبہم ہے جو کہ قلت منع اور قوت دافع کی وجہ سے ادا ہوئے ہیں ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" ابہام میں طلاق نہیں "

لھذا اس سے اس وقت تک طلاق واقع نہیں ہوگی جب تک کہ وہ اطمنان اور حقیقی ارادہ سے طلاق نہ دے ، تو یہ چیز جس پر وہ بغیر قصد اور اختیار کے بغیر مجبور کیا گیا ہے یقینا اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی) انتہی ۔ دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (3/277) ۔

ہم آپ کو وصیت کرتے ہیں کہ آپ وسوسے کی طرف متوجہ ہی نہ ہوں اور اس سے اعراض کرتے ہوئے جس چیز کی دعوت وسوسہ دے اس کی مخالفت کریں ، اس لیے کہ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے تاکہ وہ مومنوں کو پریشانی میں مبتلا اور غمگین کرے ۔

وسوسے کا سب سے بہتر اور اچھا علاج اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر اور شیطان مردود سے پناہ اور معاصی و گناہوں سے دور رہنا ہے جس کی وجہ سے شیطان اولاد آدم پر مسلط ہوتا ہے ۔

اللہ جل شانہ کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

یقینا (شیطان) کے لیے ان لوگوں پر کوئی طاقت اور زور نہیں چلتا جو ایمان لائیں اور اپنے رب پر توکل کریں النحل (99) ۔

بہتر ہے کہ ہم یہاں پر ابن حجر ھیتمی رحمہ اللہ تعالی نے جو وسوسے کا علاج بیان کیا ہے وہ نقل کرتے جائیں :

ابن حجر رحمہ اللہ تعالی (اللہ ان سے نفع دے) سے جب وسوسے کی بیماری کا علاج دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

اس کی بہت ہی فائدہ مند اور نفع بخش دوا موجود ہے ، وہ یہ کہ اس سے مکمل طور پر اعراض ہی کافی ہے ۔

اگر نفس میں کسی قسم کا تردد ہو تو جب اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیا جائے گا اور اس کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوا جائے تو وہ تردد اور وسوسہ کبھی بھی نہیں ٹھر سکتا بلکہ کچھ مدت کے بعد ہی وہ غائب ہوجائیگا ، جیسا کہ اس کا تجربہ بھی بہت سے اچھے لوگوں نے کیا ہے ۔

لیکن اگر اس کی طرف متوجہ ہو کر اور دھیان دے کر اس کے تقاضے پر عمل کیا جائے گا تو وہ اور زیادہ ہوتا چلا جائے گا حتی کہ اسے مجنونوں اور پاگلوں تک پہنچا دے گا بلکہ اس سے بھی قبیح شکل میں لے جائے گا ، جیسا کہ ہم نے بہت سے لوگوں کا مشاہدہ کیا ہے جو اس بیماری میں مبتلا ہوئے اور اس کی اور اس کے شیطان کی طرف متوجہ ہوئے

جس کے بارہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

(پانی کے وسوسہ ولھان سے بچو) یعنی جو کچھ اس میں مبالغہ اور لھو ہے اس کی وجہ سے بچو جیسا کہ اس کے متعلق شرح مشکاۃ الانوار میں بیان کیا گیا ہے ، اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کی تائید بھی آئی ہے جو میں نے ذکر کی ہے کہ جو بھی وسوسہ میں مبتلا ہو اسے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنی چاہیئے اور وہ اس وسوسہ سے رک جائے ۔

تو آپ اس علاج پر ذرا غور و فکر اور تامل کریں جسے ایسے شخص نے تجویز کیا ہے جو اپنی امت کے لیے خود بولتا ہی نہیں ۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ جو اس سے محروم ہوا وہ ہر قسم کی بھلائی اور خیر سے محروم ہوگیا ، اس لیے کہ وسوسہ بالاتفاق شیطان کی طرف سے ہے وہ ایسا لعنتی ہے جس کی مراد کی کوئی انتہاء ہی نہیں بلکہ وہ تو مومن کو ضلالت و گمراہی اور پریشانی ، زندگی کی بربادی ، اور نفس کو اندھیرے میں ڈال دیتا ہے اور وہاں تک لے جاتا ہے کہ اسے اسلام سے ہی خارج کردے اور اسے اس کا شعور اور علم تک نہیں ہوتا ۔

فرمان باری تعالی ہے :

یقینا شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم اسے دشمن ہی بنا کر رکھو فاطر (6)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ : (جو وسوسہ میں مبتلا ہو اسے یہ کہنا چاہیئے : میں اللہ تعالی اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو بھی اپنے ذھن میں انبیاء کے طریقے اور سنت رکھے اور خاص کر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور شریعت جسے وہ آسان و سہل اور واضح اور بالکل صاف شفاف جس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں وہ آسانی پائے گا ۔

فرمان باری تعالی ہے :

اوراس نے تم پر دین میں کوئی حرج نہیں بنایا الحج (78) ۔

جو بھی اس پر غوروفکر اورتامل کرتا اور حقیقی ایمان لائے اس سے وسوسہ کی بیماری اور شیطان کی طرف دھیان دینے کی بیماری جاتی رہتی ہے ، ابن سنی کی کتاب میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ :

جو بھی اس وسوسے میں مبتلا ہو اسے تین بار یہ کہنا چاہیئے : ہم اللہ تعالی ، اوراس کے رسولوں پر ایمان لائے ، اس سے اس کا وسوسہ جاتا رہے گا ۔

عزبن عبدالسلام وغیرہ نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے ، ان کا کہنا ہے :

وسوسہ کا علاج یہ ہے کہ : یہ اعتقاد رکھے کہ یہ ایک شیطانی سوچ ہے ، اور ابلیس ہی ہے جس نے یہ سب کچھ اس کے ذہن میں ڈالا اوراس سے لڑرہا ہے ، تواس سے اسے مجاھد کا ثواب حاصل ہوگا ، اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کے دشمن سے لڑرہا ہے ۔

اورجب وہ اسے محسوس کرے گا تواس سے بھاگ جائے گا ، اوریہ اسی سے ہے جس سے نوع انسانی شروع سے بتلارہی اوراللہ تعالی نے اسے اس پر بطور آزمائش مسلط کردیا تاکہ اللہ تعالی حق کو ثابت اور باطل کو ختم کرے اوراگرچہ کافر اس کو برا ہی جانتیں رہیں ۔

اور صحیح مسلم میں عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ شیطان میرے اور میری نماز اورقرات کے درمیان حائل ہوگیا ، میں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا توآپ نے فرمایا :

یہ شیطان جسے خنزب کہا جاتا ہے ، تواس سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کراوراپنی بائیں جانب تین بار تھوک ، میں نے ایسے ہی کیا تواللہ تعالی نے مجھ سے اسے دور کردیا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2203) ۔

تواس سے آپ کو علم ہوگا کہ میں نے جوکچھ بیان کیا ہے وہ صحیح ہے کہ وسوسہ صرف اس پر مسلط ہوتا ہے جس پر جہالت طاری ہواوروہ تمیز کرنے سے عاری ہوجائے ، لیکن جو حقیقی علم رکھے اور باعقل ہو تووہ اتباع سے نہیں نکلتا اورنہ ہی اس میں بدعات پائی جاتی ہیں ۔

اورسب سے قبیح اوربرے بدعتی وہ ہیں جنہیں وسوسوں نے گھیر رکھا ہے اسی لیے امام مالک رحمہ اللہ تعالی نے اپنے شیخ ربیعہ جوکہ ان کے زمانے کے امام تھے کہا ہے :

ربیع لوگوں میں سے دوکاموں استبراء اوروضوء میں سب سے زیادہ تیز اورآگے تھے ، حتی کہ اگران کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو میں کہتا کہ اس نے نہیں کیا ، شائد وہ اپنے اس قول (اس نے نہیں کیا) سے مراد وضوء نہیں کیا ہو ۔

اورابن ھرمز استبراء (برات طلب کرنے) اوروضوء میں بہت زیادہ سست تھے ، اور وہ کہتے تھے کہ میں آزمائش میں ہوں میری اقتداء نہ کرو ۔

اورامام نووی رحمہ اللہ تعالی نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ :

جو شخص وضوء یا پھر نماز میں وسوسہ میں مبتلا ہوجائے تواس کے لیے لاإله إلاالله کہنا مستحب ہے ، اس لیے کہ شیطان جب یہ سنے گا تو ذلیل ہوکر پیچھے ہوجائے گا ، اور لاإله إلاالله ذکر کی چوٹی اوربلندی ہے ، اوروسوسے کو ختم کرنے کے لیے سب سے بہتر اوراچھا علاج کثرت سے اللہ تعالی کا ذکر کرنا ہے ۔ ۔ ۔ ۔) ابن حجر ھیتمی رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی

دیکھیں : الفتاوی الفقھیۃ الکبری (149/1)

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے وسوسوں کو دور فرمائے ، اور ہمیں اور آپ کو مزید ایمان اوراصلاح اور تقوی عطا فرمائے آمین یارب العالیمن ۔

والله اعلم.

الاسلام سوال وجواب

62839